اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلْفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
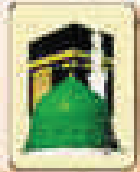
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیء اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

روزہ نہ چھوڑنا

ابھی چند سال ہوئے ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ الشریف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: ''اب کی رمضان میں مرض شدید ہوگا روزہ نہ چھوڑنا'' ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بِحَمْدِ اللّٰہ تعالیٰ روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی شفادی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے:

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج۶، ص۱۴۷)

پڑھنے کی خواہش

وہ حضرات علماء بہت اس کے مُتَمَنّی (یعنی خواہش مند) رہتے کہ کسی طرح میرا وہاں قیام زائد ہو۔ حضرت مولانا سید اسمٰعیل (علیہ رحمۃ اللہ الجلیل) نے فرمایا: ''یہاں کی شدتِ گرمی تمہارے لیے باعثِ تَپ (یعنی بخار کا سبب) ہے۔'' طائف شریف میں موسم نہایت مُعتَدِل اور وہاں میرا مکان بہت پُر فضا ہے، چلئے گرمی کا موسم وہاں گزاریں۔'' میں نے گذارش کی کہ ''اِس حالتِ مرض میں قابلیتِ سفر ہو تو سرکارِ اعظم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کی حاضری ہو۔'' ہنس کر فرمایا کہ ''میرا مقصود یہ تھا کہ چند مہینے وہاں تنہائی میں رہ کر تم سے کچھ پڑھتے کہ یہاں تو آمد وشُد (یعنی آنے جانے والوں) کے ہجوم سے تمہیں فرصت نہیں۔''

شادی کی پیش کش

مولانا شیخ صالح کمال (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ''اِجازت ہو تو ہم یہاں تمہاری شادی کی تجویز کریں۔'' میں نے کہا: ''وہ کنیزِ بارگاہِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) جسے میں اُس کے دربار میں لایا اور اُس نے مناسکِ حج ادا کیے، کیا اس کا بدلہ یہی ہے کہ میں اسے یوں مَغْمُوم (یعنی غم زدہ) کروں؟'' فرمایا: ''ہمارا خیال یہ تھا کہ یوں یہاں تمہارے قیام کا سامان ہو جاتا۔''

وہ بُزُرگ کون تھے؟

اس طُولِ مرض میں کئی ہفتے حاضریِ مسجدِ اقدس سے محروم رہا کہ میں جس بالا خانے (یعنی گھر کی اُوپری منزل) پر تھا، چالیس زینے (یعنی سیڑھیوں) کا تھا اور اس سے اترنا اور چڑھنا نا مقدور (یعنی دشوار ترین) تھا۔ مسجد الحرام شریف میں کوئی